خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 24 جولائی 2026 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جلسہ سالانہ برطانیہ شروع ہو رہا ہے۔ ملک کے کونے کونے اور دنیا کے مختلف ممالک سے مہمان اِس میں شامل ہونے کے لیے آرہے ہیں یا آئے ہیں۔ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں، جو خاص دینی مقصد کے لیے یہاں آرہے ہیں، پس اِن مہمانوں کی مہمان نوازی بھی خاص اعزاز رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں جہاں جلسہ سالانہ ہوتے ہیں، وہاں کے بچے، جوان، مرد اور عورتیں اِس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ ہم نے جلسے کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے اور اِس کے لیے سب اپنے آپ کو رضاکار کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ قطع نظر اِس کے کہ اب دنیا والوں کی ترجیحات بدل گئی ہیں، مخلصینِ جماعت اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے پیش کر رہے ہیں۔

یہ وہ لوگ ہیں جو اِس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مہمانوں کی خدمت اور عزت اور تکریم کا حکم دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل اور قول سے اِس بات کی تلقین فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لانے والے، مہمان کا جائز حقّ ادا کرتے ہیں یا ادا کریں۔ عرض کیا گیا کہ جائز حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ایک دن اور رات کی مہمان نوازی۔ اور دوسری جگہ یہ بھی روایت ملتی ہے کہ تین دن تک اُس کی مہمان نوازی کرو۔

یہ تو خاص مہمانوں کے لیے ہے، عام طور پر جو لوگوں کے گھروں میں آتے ہیں، بعض دنوں کے لیے آتے ہیں۔ عمومی طور پر جب کوئی مہمان آئے، تو اُس کی مہمان نوازی کرنی چاہیے، یہی مسلمانوں کو حکم ہے۔

آج کل جلسے کے دنوں میں جو مہمان آرہے ہیں، یہ دُور دراز کا سفر کر کے آرہے ہیں، دوسرے ملکوں سے آرہے ہیں۔ یہ تو تین دن سے زیادہ بھی ٹھہریں گے۔ جماعتی انتظام کے تحت یہ جتنے دن بھی ٹھہریں، تین سے چار ہفتے تک یا دو سے تین ہفتے تک، جماعت اُن کی مہمان نوازی کرتی ہے۔ اور اِس کے لیے یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ جماعت کے پاس اِن کی مہمان نوازی کرنے کے لیے اتنی بڑی تعداد میں کارکن مہیا ہیں، جو paid کارکن نہیں ہیں۔ تین سے چار ہفتوں تک رضاکار اپنے آپ کو اِس مقصد کے لیے پیش کرتے ہیں۔

بلکہ مہمان نوازی کا یہاں یوکے میں اتنا وسیع نظام ہو گیا ہے کہ سارا سال ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لنگر چلتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مہمان کے جذبات بہت نازک ہوتے ہیں، اِس لیے اُن کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے۔ پس ہمیں اِس بات کو بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ ہم نے مہمانوں کی ہر طرح سے خدمت کرنی ہے۔

اگر ہم نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے، تو پھر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اِس فرض کو ادا کرنے کی حتی المقدور کوشش بھی کرنی چاہیے تاکہ اِس خدمت کے بدلے میں اللہ تعالیٰ بھی ہم سے راضی ہو۔ اور جہاں تک ہو سکے ہم مسیحِ محمدی کے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کر سکیں۔

ہمارے کارکنان جو مہمان نوزی کرتے ہیں یا ہمارے جلسے کے جو انتظامات ہوتے ہیں، اِن انتظامات سے باہر سے آئے ہوئے غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمان بھی بہت متاثر ہوتے ہیں۔ وہ یہ دیکھ کر حیران ہوتے ہیں کہ اتنے ہزار لوگوں کا کھانا پک رہا ہے اور والنٹیر کھانا پکا رہے ہیں، پھر اِن کو ایک انتظام کے تحت کھلایا بھی جا رہا ہے اور اُن کی خدمت بھی کی جا رہی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمانوں کی کس حدّ تک خدمت کیا کرتے تھے یا اُن کا خیال رکھوایا کرتے تھے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپؑ مہمانوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ حافظ حامد علی صاحب رضی اللہ عنہ لنگر کے مہمانوں کا خیال رکھنے کے لیے مقرر کیے گئے تھے، تو آپؑ اُنہیں توجہ دلاتے تھے کہ اِن مہمانوں کا خاص خیال رکھو۔ اور عام دنوں میں مہمانوں کی حیثیت کے مطابق اُن کی خدمت بھی کرو۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ میرے مُرید خواہ غریب ہوں یا امیر، میرا اُن کے ساتھ ایک ہی جیسا تعلق ہے، اِس لیے ایک ہی قسم کا کھانا پکاؤ گوشت پُلاؤ وغیرہ دو تو سب کو دو اَور دال دو تو پھر سب کو دو۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریق تھے۔ آپؑ کے اسلوب تھے۔ آپؑ کی نصیحت کرنے کے انداز تھے اور آپؑ کی مہمان نوازی کے طریقے تھے۔

بہر حال اِس بات کا مہمانوں کو بھی خیال رکھنا چاہیے کہ لنگر کے انتظام کے تحت جو کھانا پکتا ہے، جو بھی ملتا ہے، اِس کو صبر اور شکر سے کھا لینا چاہیے۔ اور جب آپ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بُلانے پر آئے ہیں اور اِس مقصد کے لیے آئے ہیں کہ ہم نے یہاں روحانی مائدہ حاصل کرنا ہے، تو روحانی مائدے کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیے، اور اگر کھانے میں کوئی کمی بیشی ہو بھی جائے تو برداشت کر لینا چاہیے اور مطالبہ نہیں کرنا چاہیے۔

اسی طرح باقی شعبہ جات ہیں۔ وہاں بھی ہر شعبے کے کارکن کو کوشش کرنی چاہیے کہ حتّی الوسع مہمان کے آرام کا خیال رکھیں۔ غسل خانوں کی صفائی کا شعبہ ہو، ٹریفک کا شعبہ ہو، پارکنگ کا شعبہ ہو، یا سیکیورٹی کا شعبہ ہو، وہاں سیکیورٹی تو ہونی چاہیے، لیکن لوگوں کے ساتھ احتیاط اور عزت اور احترام سے پیش آئیں۔ پس! ہمیں اِن باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہاں نمازوں کا باقاعدہ انتظام تو ہے، لیکن جو لوگ لمبا قیام کر رہے ہیں، جماعتی قیام گاہوں میں رہ رہے ہیں، جلسے کے بعد بھی اُنہوں نے نمازوں کی طرف باقاعدہ توجہ دینی چاہیے اور باجماعت نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اِن دنوں میں ذکرِ الٰہی پر زیادہ زور دیں، فارغ وقت میں جہاں بیٹھے ہیں، درود شریف، دعاؤں اور اِستغفار کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ فضول باتیں کرنے کی بجائے ذکرِ الٰہی یا دینی گفتگو کریں۔

اللہ کرے کہ آپ سب لوگ اِس جلسے میں ہر لحاظ سے، دینی اور روحانی لحاظ سے فائدہ اُٹھانے والے ہوں۔ علمی لحاظ سے فائدہ اُٹھانے والے ہوں۔ اور جلسے کی جو برکات ہیں، وہ ہمیشہ آپ کی زندگی کا حصّہ بنی رہیں اور آئندہ نسلوں کے لیے بھی زندگی کا حصّہ بنی رہیں۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا جو مقصد ہے، اُسے پُورا کرنے والے بھی ہوں، ان شاء اللہ شام کو جلسے کا باقاعدہ افتتاح ہو گا۔ اُس تقریر کو بھی اور باقی جو مقررین ہیں، اُن کی تقریروں کو بھی غور سے سنیں اور اُس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اِس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۞عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ۞اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞